AMO

(PART 8)

علمی، تحقیقی اور اصلاحی تحریروں
پر مشتمل ایک گلدستہ

BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

علمی، تحقیقی اور اصلاحی تحریروں پر مشتمل ایک گلدستہ

عبد مصطفی آفیشل

Contents

عبد مصطفی آفیشل کے بارے میں

عبد مصطفی آفیشل ایک اسلامی تنظیم ہے جو اہل سنت و جماعت کے منہج پر کام کر رہی ہے۔ اس تنظیم کا مقصد قرآن و سنت کی تعلیمات کو عام کرنا ہے اور خدمت خلق بھی اسی مقصد کے تحت ہے۔

سَنَہ 2014 عیسوی میں ہندستان کے شہر ہزاری باغ سے چند لوگوں نے مل کر اس سفر کا آغاز کیا پھر آگے چل کر کئی لوگ اس میں شامل ہوتے گئے اور بہت ہی قلیل مدت میں عبد مصطفی آفیشل ایک تنظیم بن کر سامنے آئی۔

آغاز اس طرح ہوا کہ لوگوں میں علم کی کمی اور اعمال سے دوری کو دیکھتے ہوئے ہفتہ وار اجتماعات کا اہتمام کیا گیا جس میں ہر ہفتے الگ الگ گھروں میں محفلیں سجائی جاتیں پھر علمی اور اصلاحی بیانات دیے جاتے اور اس کے لیے علماے اہل سنت کو مدعو کیا جاتا تھا۔

کئی مہینوں بلکہ ایک سال سے زائد یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس کے ساتھ ساتھ یادگار ایام کی مناسبت سے جلسے کروانا، میلاد النبی کے جلوس کا اہتمام کرنا اور خلق کی خدمت بھی جاری رہی۔

اس کے بعد ہم نے الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے تیزی سے پھیل رہی برائیوں کو دیکھا تو محسوس ہوا کہ اس میدان میں بھی اترنے کی سخت ضرورت ہے اور پھر اپنے مقصد کے حصول کے لیے ہم نے اس طرف رخ کیا۔

مختلف سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹس اور ایپلی کیشنز پر جب کام شروع کیا گیا تو بہت ہی کم وقت میں بڑھتی مقبولیت کو دیکھ کر اس کا یقین ہو گیا کہ اس میدان میں کام کرنا کتنا ضروری ہے۔

اس کے لیے ہم نے فیس بک، واٹس ایپ، بلاگر اور بعد میں ٹیلی گرام، انسٹاگرام، یوٹیوب اور ویب سائٹ کو ذریعہ بنا کر لوگوں تک پہنچنے کی کوشش کی۔

تنظیم سے منسلک ہر شخص کی پر خلوص کاوشوں نے بہت جلد اپنا رنگ دکھایا اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ نام "عبد مصطفی آفیشل" ہزاروں لوگوں نے جان لیا۔

اس تنظیم کی جانب سے:

علمی، تحقیقی اور اصلاحی تحریروں کو عام کیا جاتا ہے تاکہ لوگوں کے عقائد و نظریات اور اعمال کی اصلاح ہو سکے،

تحقیقی موضوعات پر رسالے ترتیب دیے جاتے ہیں،

کتب و رسائل کو ٹیلی گرام کے ذریعے عام کیا جاتا ہے،

تحریرات اور رسائل کو چند مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے عام کیا جاتا ہے تاکہ زیادہ لوگوں تک پیغام پہنچایا جا سکے،

واٹس ایپ پر سیکڑوں گروپوں میں لوگوں کو جوڑ کر مختلف موضوعات پر تحریریں وغیرہ بھیجی جاتی ہیں،

یوٹیوب پر وڈیوز ریکارڈ کر کے اپلوڈ کی جاتی ہیں،
انسٹاگرام پر تصویریں اپلوڈ کی جاتی ہیں جو آیات، احادیث اور اقوال پر مشتمل ہوتی ہیں،
ویب سائٹ پر علمی مواد کو جمع کیا جاتا ہے تاکہ آسانی سے لوگ فائدہ اٹھا سکیں،
ان کے علاوہ سنیوں کے آپس میں نکاح کے لیے ایک سروس بنام "ای نکاح سروس" شروع کی گئی ہے جہاں پورے ہندستان سے نکاح کے لیے سنی لڑکے اور لڑکیوں کی پروفائلز بنائی جاتی ہیں تاکہ لوگ آسانی سے رشتہ تلاش کر سکیں۔ اب تک اہل سنت کے لیے کوئی خاص ایسی سروس موجود نہیں تھی۔ اللہ کی توفیق سے ہمیں اس پر بھی کام کرنے کا موقع ملا۔
یہ سفر جاری ہے اور ہر دن یہ کوشش کی جاتی ہے کہ اسے پہلے سے بہتر بنایا جائے اور بڑے سے بڑے پیمانے پر کام کیا جائے۔
ان شاء اللہ یہ کوششیں اس تنظیم کے ساتھ مل کر کام کرنے والوں کے لیے مغفرت کا ذریعہ ہوں گی اور اس دن جب لوگوں کے اعمال ظاہر ہوں گے اور حساب و کتاب ہو گا تو یہ آج کا کام اس دن کے لیے آرام ہو گا، ان شاء اللہ۔

عبد مصطفی آفیشل

صرف ام المومنین

نبی کریم ﷺ کی بیویاں صرف مسلمان مَردوں کی مائیں ہیں عورتوں کی نہیں!
ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنھا سے کہا: اے ماں! تو حضرت عائشہ نے فرمایا:
انا ام رجالکم و لست ام نسائکم
"میں تمھارے مَردوں کی ماں ہوں، تمھاری عورتوں کی ماں نہیں ہوں"

(انظر: در منثور للسیوطی، ج5، ص183؛
و تفسیر در منثور اردو، ج5، ص525؛
والسنن الکبری، ج7، ص70، ر12570؛
وطبقات ابن سعد، ج8، ص67؛
و سبل الھدی والرشاد، ج11، ص146؛
وزاد المسیر، ج6، ص182؛
و تفسیر قرطبی، ج14، ص123؛
و فتح القدیر، ج4، ص263)

امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ازواج مطہرات امہات المومنین ہیں امہات المومنات نہیں؛ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں تمہارے مَردوں کی ماں ہوں عورتوں کی ماں نہیں ہوں۔
(انظر: فتاوی رضویہ، ج12، ص176)

عبد مصطفی

بیویاں اور خرچے

ہم اپنی تنخواہ سے ایک بیوی کا چہرہ سیدھا نہیں کر پاتے تو سوال اٹھتا ہے کہ دو، تین یا چار بیویوں کے خرچے کہاں سے اٹھا سکیں گے؟

جواب جاننے سے پہلے یہ سوچنا چاہیے کہ ہمارے گھروں کے جو خرچے ہیں، کیا وہ فضول کے خرچے تو نہیں ہے؟ ہم کہنے کو تو خود کو غریب کہ دیتے ہیں لیکن ہمارے خرچے رئیسوں سے کم نہیں ہیں۔

وہ کہتے ہیں نا کہ پاؤں اتنا ہی پھیلانا چاہیے جتنی لمبی چادر لیکن ہم پاؤں سمیٹنے کی بجائے چادر کو لمبا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

ایک تو یہ ہے کہ ہماری تنخواہ تین چار گنا بڑھ جائے، جو کہ کھلی آنکھوں میں دکھائی دینے والا ایک خواب ہے اور دوسرا یہ کہ ہم خرچے کم کر دیں اور یہ ہمارے بَس میں ہے۔

دنیا والوں کے ساتھ بھاگنے کے چکر میں مت رہیں بلکہ اپنا راستہ اور اپنی رفتار بنائیں۔ اس کے لیے آپ کو کافی سمجھ بوجھ سے کام لینا ہو گا اور سب سے زیادہ جس کی ضرورت آپ کو پڑے گی وہ ہے گھر میں "دینی ماحول" اور ہماری سمجھ کے مطابق یہ ایک واحد حل ہے خرچے کم کرنے کا ورنہ تنخواہ میں دس گنا اضافہ بھی کام نہ دے گا۔

جو گھر میں دینی ماحول ہو تو آپ کی بیوی ایک دو وقت کی بھوک بھی برداشت کر لے گی لیکن آپ کو پریشان نہیں کرے گی اور اگر وہی ماحول ہو جو ابھی چل رہا ہے تو پھر آپ پر مقدمہ (Case) بھی درج ہو سکتا ہے۔

اگر آپ نے یہ ذہن بنا رکھا ہے کہ دنیا کے ساتھ ساتھ چلنا ہے تو پھر آپ کے لیے چار شادیاں اور زیادہ بچے بالکل نہیں ہیں۔ آپ دو بچوں کو کمشنر، ڈاکٹر، انجینئر وغیرہ بنا کر اپنا فرض ادا کریں جو اصل میں مقابلہ ہے اور ایک سے زیادہ شادیوں کا خیال دل و دماغ سے ڈلیٹ (Delete) کر دیجیے۔

عبد مصطفیٰ

عبادت تجارت صحبت

ایک عورت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی اور عرض کی:
اے امیر المومنین! میرا خاوند (Husband) دن کو روزہ رکھتا ہے، رات کو قیام کرتا ہے اور میں اس کی شکایت کرنا بھی ناپسند کرتی ہوں، وہ اللہ کی اطاعت میں رہتا ہے۔
حضرت عمر نے اس سے کہا کہ تیرا خاوند بہت اچھا ہے۔
وہ عورت بار بار اپنی بات دہراتی اور حضرت عمر یہی جواب دیتے رہے۔
حضرت کعب اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر سے کہا: اے امیر المومنین! یہ عورت اپنے خاوند کی شکایت کر رہی ہے کہ وہ اِس سے ہم بستر نہیں ہوتا!

حضرت عمر نے کہا: جیسا کہ تم نے اس کی بات سمجھی ہے پس فیصلہ بھی تم ہی کرو۔

حضرت کعب نے فرمایا: اس عورت کے خاوند کو میرے پاس لایا جائے؛ اسے لایا گیا تو حضرت کعب نے اس سے کہا کہ تیری بیوی تیری شکایت کرتی ہے۔
خاوند نے کہا: کھانے کے بارے میں یا پینے کے بارے میں؟
حضرت کعب نے کہا: نہیں (کھانے پینے کی بات نہیں ہے) پھر عورت نے اشعار پڑھے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اے قاضی! اس کی دانش بڑی پختہ ہے، میرے دوست کو اس کی مسجد نے میرے بستر سے غافل کر دیا ہے، اس کی عبادت نے میرے پہلو میں سونے سے عدم دل چسپی پیدا کر دی ہے، اے کعب! فیصلہ کرو اور تردد کا شکار نہ ہو، یہ نہ دن کو سوتا ہے اور نہ رات کو سوتا ہے، عورتوں کے معاملات میں مَیں اس کی تعریف نہیں کرتی۔
جواباً خاوند نے کہا: اس کے بستر اور اس کے حجلۂ عروسی سے مجھے دل چسپی نہیں ہے۔ میں ایسا شخص ہوں کہ جو سورۃ النحل، سورۃ البقرۃ، آل عمران، النساء، المائدہ، الانعام اور الاعراف

میں نازل ہوا ہے، اسی نے مجھے ہر چیز سے غافل کر دیا ہے۔ اللہ کی کتاب میں بہت بڑا خوف دلایا گیا ہے۔

حضرت کعب کے فرمایا: اے شخص! تجھ پر اپنی بیوی کا حق ہے۔ ہر عقل مند کے لیے چار دنوں میں اس کا حصہ ہے، اسے اپنا حق ادا کر اور علتیں بیان کرنا چھوڑ دے۔ اللہ تعالی نے تیرے لیے عورتوں میں سے دو دو، تین تین اور چار چار حلال کی ہیں، تیرے لیے تین دن اور تین راتیں ہیں تو ان میں اللہ کی عبادت کر۔

حضرت عمر نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میں تیرے کس امر پر تعجب کروں، ان کے معاملے کو سمجھنے پر یا تیرے فیصلے پر؛ تم جاؤ میں نے تمھیں بصرہ کا قاضی بنایا۔

(الجامع الاحکام القرآن معروف بہ تفسیر قرطبی، اردو، ج3، ص41)

جن کی بیوی یا بیویاں ہیں، ان کے لیے یہ جائز نہیں کہ ان کے بستر کو چھوڑ کر کہیں اور مشغول ہو جائیں اگرچہ وہ عبادت ہی کیوں نہ ہو!

عبادت بھی کریں، تجارت بھی کریں لیکن ساتھ ہی ساتھ اپنی بیوی کے حقوق کا بھی خیال رکھیں۔

زندگی میں پیسا ہی سب کچھ نہیں ہوتا۔ جس عورت نے اپنی زندگی آپ کے قدموں میں رکھ دی ہے اسے چھوڑ کر سالوں پردیس میں رہنا اور علتیں بیان کرنا درست نہیں ہے۔ اگر پیسوں سے اتنی محبت تھی تو کسی کی زندگی کو بیچ میں نہیں لانا چاہیے تھا۔

عبد مصطفی

لڑکا اچھا ہے لیکن

بیٹی شادی کے لائق ہو گئی ہے....، لڑکے کی تلاش ہے.....، نہیں نہیں اچھے لڑکے کی تلاش ہے......، اور اچھا لڑکا ہے کون؟ وہی جو مہینے میں بیس تیس ہزار کما لیتا ہو، اچھا پکّا گھر ہو، چھوٹا پریوار ہو تا کہ لڑکی عیش کرے۔

ایسے لڑکوں کا دام (Rate) آسمان چھو رہا ہے۔ چلو پھر بھی قرض وغیرہ لے کر لڑکا خرید ہی لیں گے لیکن لڑکی کی خوشیاں پھر بھی نہیں خرید پاتے کیوں کہ پیسوں کی بنیاد پر جن رشتوں کی دیوار کھڑی کی جاتی ہے وہ جلد ہی زمین پر آ جاتی ہے۔

اچھا لڑکا اصل میں وہ ہے جس کے پاس بھلے ہی گھر نہ ہو، پیسے نہ ہوں لیکن دین کا علم ہو، تقوے کی دولت ہو اور نیکیوں کی طاقت ہو۔ صرف ایسا لڑکا ہی لڑکی کے حقوق (Rights) کا خیال رکھ سکتا ہے۔ ایسے لڑکوں کو ہر کوئی اچھا نہیں سمجھتا لیکن جو سمجھتے ہیں انھیں چاہیے کہ فوراً ایسے لڑکوں سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیں۔

ارے لیکن یہ کیا! ایک شخص کو اپنی بیٹی کے لیے ایسا لڑکا مل بھی گیا اور لڑکا بھی بنا کسی مطالبے (Demands) کے نکاح کو تیار ہے لیکن لیکن لیکن......، لڑکا شادی شدہ ہے!!!

اب تو چاہے اچھا لڑکا ملے یا نہ ملے لیکن بیٹی کے لیے کنوارا لڑکا تلاش کیا جائے گا کیوں کہ اگر میں نے اپنی بیٹی کی شادی اس اچھے لڑکے سے کر دی تو لوگ کیا کہیں گے، معاشرہ کیا کہے گا؟ نہیں نہیں اب اچھا لڑکا نہیں چاہیے بلکہ کنوارا چاہیے اگر چہ دام (Rate) زیادہ ہو۔

آپ کے سامنے اگر ایسی صورت حال پیدا ہو جائے کہ ایک طرف اچھا شادی شدہ لڑکا ہو اور دوسری طرف قیمتی کنوارا لڑکا تو آپ کس کو چنیں گے؟ میں تو معاشرے کی فکر کیے بغیر ایک نئی شروعات کروں گا اور اپنی بیٹی کی خوشیاں دیکھوں گا۔

عبد مصطفی

ہم تو چلے پردیس

ملک میں کام نہیں ہے، لوگ بھوکے مر رہے ہیں اور ہمیں اپنے بچوں کو مہنگے پرائیویٹ اسکول میں پڑھا کر انگریز کا باپ بھی بنانا ہے تو پردیس جانا ہی پڑے گا۔ بیوی کو زیادہ نہیں صرف دو سال تک کنٹرول کرنا پڑے گا اور وہ اتنا کر بھی لے گی کیوں کہ وہ پتھر کی بنی ہوئی ہے ساتھ میں پیسوں کی خواہش بھی ہے جس سے اسے پتھر کا بننے میں مدد ملے گی۔

شوہر بھی غیر معمولی قوتوں کا مالک ہے اور اس کے اندر روبوٹس (Robots) والی صفات بھی ہیں تو دو سال تک اس کے لیے خود کو روکنا معمولی سی بات ہے۔ یہ اتنا آسان ہے کہ دو سال تک نہ تو اس سے بدنگاہی کا ارتکاب ہوگا اور نہ تو مشت زنی کی ضرورت پڑے گی۔

ہماری باتیں پڑھنے میں تھوڑی عجیب لگیں گی لیکن اس سے زیادہ عجیب وہ لوگ ہیں جن کا پاخانہ بنا ٹائلس (Tiles) والے باتھ روم (Bathroom) میں شاید نکلتا ہی نہیں اور اسی لیے انھیں پردیس جانا پڑتا ہے۔

گھر کی ہر دیوار میں چار پی (PPPP) چاہییں یعنی پلاسٹر (Plaster)، پرائمر (Primer)، پُٹی (Putty) اور پینٹ (Paint) تو اب پردیس جانا ہی پڑے گا۔ اگر بات صرف کھانے، پینے اور رہنے کی ہوتی تو ملک میں بھی کروڑوں لوگ زندہ ہیں لیکن اب چار پی کے لیے پردیس تو جانا ہی پڑے گا اور باتھ روم کے بارے میں بھی آپ جان ہی چکے ہیں۔

پردیس جانا، دو سال تک تڑپنا، رونا اور اشعار پڑھنا، آڈیو کال اور ویڈیو کال سے دل بہلانا، اکیلے خوشیاں منانا اور ریال، درہم، دینار وغیرہ گھر بھیج کر یہ سمجھنا کہ خوشیوں کا سامان بھیج دیا، شاید ان میں ایک الگ لطف ہے جو ہمیں سمجھ نہیں آتا اور سچ بتائیں تو آ بھی نہیں سکتا۔

عبد مصطفی

موٹی ویشَن اور اِنسپِریشن کہاں ہے؟

کسی کو دیکھ کر کچھ کر دکھانے کا حوصلہ پیدا کرنا، چند جملوں (Sentences) سے بڑا سبق حاصل کرلینا، کامیاب لوگوں (Successful Peoples) کو دیکھ کر متاثر ہو جانا اور پھر اپنے آپ پر بھروسہ کر کے اپنی قابلیت کو باہر لانا، یہی ہے موٹی ویشَن اور اِنسپِریشن کی دنیا جہاں پہنچنے کے بعد انسان کے اندر ایک عجیب انقلاب بپا ہوتا ہے۔

ہم موٹی ویٹ ہونے کے لیے، خود کو ترغیب دینے کے لیے، انسپائر (متاثر) ہونے کے لیے اور اپنے اندر جدوجہد کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے کہاں جائیں؟ کیا موٹی ویشنل بیان دینے والے (Motivational Speakers) کو سنیں جیسا کہ کروڑوں نوجوان سنتے ہیں یا کچھ اور کریں؟

مسلم نوجوانوں کو ہم بتانا پسند کریں گے کہ اُن کو موٹی ویشَن اور اِنسپِریشن کے لیے کہیں جانے یا کسی کو سننے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اپنے دین کو پڑھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے، اِسی میں موٹی ویشَن اور اِنسپِریشن کی ایک ایسی دنیا ہے جو شاید آپ کو کہیں اور دیکھنے کو نہ ملے۔

ہماری یہ بات آپ کو تھوڑی عجیب لگ سکتی ہے کہ دین میں موٹی ویشَن اور اِنسپِریشن کہاں سے آ گیا تو ہم آپ کو اِس کی ایک جھلک دکھا ہی دیتے ہیں۔

ایک شخص کو آج پوری دنیا امام اعظم کے نام سے یاد کرتی ہے اور کروڑوں لوگ ان کی تقلید کرتے ہیں، کیا یہ بات آپ کو انسپائر (متاثر) نہیں کرتی؟

صرف 17 سال کی عمر میں امام مالک حدیث کا درس دیتے تھے، کیا یہ بات آپ کو موٹی ویٹ نہیں کرتی؟

امام ابن جوزی نے زمانۂ طالب علمی (Student Life) میں بیس ہزار کتابیں پڑھیں۔ مدرسے کی پوری لائبریری کی چھے ہزار کتابیں پڑھ ڈالیں، پھر بغداد کے کتب خانوں (Libraries) کی تمام کتابوں کا مطالعہ کرلیا، کیا یہ سن کر آپ کو اِنسپریشن نہیں ملتی؟

محدث اعظم پاکستان بجلی نہ ہونے کی وجہ سے رات کو بارہ ایک بجے تک میونسپل کمیٹی (Municipal Committee) کے لیمپ کے نیچے کھڑے ہو کر اپنا سبق یاد کرتے تھے، کیا اس سے اِنسپریشن نہیں ملتی؟

امام ابو یوسف کے بیٹے کا انتقال ہو گیا، ایک طرف جنازہ ہے اور دوسری طرف علم دین پڑھنے کے لیے استاذ کے پاس جانا ہے؛ ایسے میں ہم کیا کرتے لیکن امام ابو یوسف نے ایک شخص کو بیٹے کو دفن کرنے کی ذمے داری دی اور علم سیکھنے چلے گئے! یہ سن کر بھی آپ موٹی ویٹ نہیں ہوئے؟

اپنے دین کو پڑھیں؛ کسی نے بچپن میں مکمل قرآن حفظ کرلیا،

کسی نے 12 سال کی عمر میں فتوی جاری کیا،

کسی نے 1000 کتابیں لکھ ڈالیں،

کسی نے گھر بیچ کر کتابیں خرید لیں،

کسی نے سالوں قید رہنا گوارا کیا لیکن حق کا ساتھ نہ چھوڑا،

سیکڑوں نے لاکھوں کو شکست دے دی.......،

اور بھی بہت کچھ ہے جو آپ کو ایسا انسپائر کرے گا کہ زندگی بھر کسی غیر سے موٹی ویشَن اور اِنسپریشن نہیں لینی پڑے گی بس اپنے دین کو پڑھ کر دیکھیں۔

عبد مصطفی

چار شادیاں کرنے کا آسان طریقہ

آغاز میں ہی ہم بتا دینا چاہتے ہیں کہ یہ طریقہ صرف ان لوگوں کے لیے ہے جو غیر شادی شدہ (کنوارے) ہیں۔ جن کی شادی ہو چکی ہے، ان کے لیے فی الحال ہمارے پاس ایسا کوئی آسان طریقہ نہیں ہے جس سے وہ دوسری شادی کر سکیں البتہ اگر وہ چاہیں تو اپنی بیوی سے دوسری شادی کی اجازت لینے کی کوشش کر سکتے ہیں یا بنا اجازت لیے بھی ہمت دکھا سکتے ہیں لیکن ہم ان دونوں میں سے کسی کا مشورہ نہیں دیں گے۔

یہ بات تو پکی ہے کہ شادی کے بعد بیوی سے دوسرے نکاح کی اجازت ملنا ناممکن کے قریب ہے اور اگر بنا اجازت دوسری بیوی لے آئے تو پھر کیا ہو گا، یہ آپ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ جب یہ معلوم ہو چکا تو اب کچھ ایسا کرنا ہو گا کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی سلامت رہے یعنی ایک تیر سے دو نشانے اور ایسا وہی کر سکتے ہیں جو کنوارے ہیں۔

کرنا یہ ہے کہ شادی طے ہونے سے پہلے لڑکی والوں کے سامنے کچھ شرائط (Conditions) رکھنی ہیں اور ان شرائط کے ساتھ کچھ آفرز (Offers) بھی ہوں گے تاکہ ترازو کا کوئی پلڑا بھاری نہ ہو جائے۔ سب سے پہلے آفرز کی فہرست دیکھ لیجیے جو آپ کو لکھ کر دینی ہے:

(ا) لڑکی والوں سے ایک روپے بھی نہیں لیا جائے گا۔
(ب) جہیز میں قیمتی سامان قبول نہیں کیے جائیں گے۔
(ت) ان کے علاوہ بھی کسی قسم کی لین دین کی اجازت نہیں ہے۔
(ث) باراتیوں کی تعداد دس بیس لوگوں کے قریب ہو گی۔

(ج) گانا بجانا، ناچنا، آتش بازی وغیرہ پر دونوں طرف سے سخت پابندی ہو گی۔

ان میں آپ اپنے علاقے کے مطابق کمی بیشی کر سکتے ہیں، اصل مقصد ہے شادی کو بالکل آسان کرنا ہے۔
اگر دیکھا جائے تو یہ آفرز کوئی احسان نہیں ہے لیکن آج کل جس طرح شادیاں ہو رہی ہیں، یہ آفرز احسان عظیم سے کم بھی نہیں ہیں۔ ان آفرز کے ساتھ جو شرائط رکھنی ہیں وہ یہ ہیں:

(ا) لڑکی بنیادی عقائد و مسائل کا علم رکھتی ہو۔
(ب) اگر لڑکا آگے چل کر کسی بیوہ عورت یا کسی غریب گھرانے کی لڑکی سے دوسری، تیسری بلکہ چوتھی شادی بھی کرتا ہے تو اس پر لڑکی یا لڑکی کے گھر والوں کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔

بس ان دو شرطوں پر آپ کو ڈٹے رہنا ہے۔
پہلی شرط سے فائدہ یہ ہو گا کہ لڑکی آپ کی باتوں کو سمجھے گی اور دوسری شرط آپ کے لیے ایک طرح سے دوسری، تیسری اور چوتھی شادی کا لائسنس (License) ہے۔
ممکن ہے کہ ان شرائط کے ساتھ جلدی رشتہ طے نہ ہو لیکن ہو گا ضرور اور جب ہو جائے گا تو پہلی بیوی اور اس کے گھر والوں سے اجازت لینے کا جو پر خطر (Risky) عمل (Process) ہے وہ راستے میں آئے گا ہی نہیں۔ اب آپ جب چاہیں دوسری، تیسری اور چوتھی شادی کر سکتے ہیں، آپ کو کوئی نہیں روک سکتا۔

یہ اتنا بھی آسان نہیں ہو گا لیکن کافی حد تک مفید ثابت ہو گا۔ جو لوگ چار بیویوں میں انصاف کرنے کے اہل ہیں وہ ضرور اس پر عمل کریں اور غریب، بیوہ عورتوں کا گھر بسائیں، انھیں پیار دیں اور ثواب کے مستحق بنیں۔

عبد مصطفی

اسلام امن کا درس دیتا ہے؟

سننے میں اچھا لگتا ہے کہ اسلام امن کا درس دیتا ہے اور ایک طرف سے دیکھا جائے تو یہ اچھا بھی ہے لیکن اب اس کا استعمال مسلمانوں کو بزدل بنانے کے لیے کیا جارہا ہے۔

ایک بزرگ نے کیا خوب کہا تھا:
"اسلام امن کا درس اس وقت دیتا ہے جب بلال کعبے کی چھت پر ہوں"

کہنے والے نے یہ لاکھوں کروڑوں کی بات کہہ دی جس میں سمجھنے والوں کے لیے بہت کچھ ہے۔

جب ہماری حکومت ہو، ہماری ریاست ہو، ہماری سلطنت ہو تو امن کی بات کی جائے گی، یہ نہیں کہ ہمارے بھائیوں کا قتل عام ہو رہا ہو، ہماری بہنوں کی عزت پر حملہ کیا جارہا ہو، ہمارا وجود مٹانے کی کوشش کی جارہی ہو اور ہم امن کا درس دیتے رہیں۔

عبد مصطفی

اسلام تلوار سے نہیں پھیلا

یہ کہنے کا کیا مطلب ہے کہ اسلام تلوار سے نہیں پھیلا؟ کیوں ایسی باتوں سے امت مسلمہ کو بزدل اور ڈرپوک بنایا جارہا ہے؟

اگر کہا جائے کہ اس کا مطلب ہے اسلام نے کسی پر ظلم نہیں کیا تب تو ٹھیک ہے لیکن اب اس سے جو سمجھا جارہا ہے کہ اسلام پھیلانے کے لیے تلوار کی کوئی ضرورت ہی نہیں یا بغیر تلوار اٹھائے اسلام پھیل گیا تو یہ بالکل غلط ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ بے شک اسلام تلوار سے پھیلا ہے۔ کسی کو حق نہیں ہے کہ تلوار کی نفی کرے۔ ہمت نہیں ہے تو گھر میں رہیں اور امن کے گیت ضرور گائیں لیکن تلوار کی نفی نہ کریں۔ اسلام کو پھیلانے کے لیے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ تلوار سے کفر کو دبایا جائے۔ جب کفر کو دبایا جائے گا تو اسلام خود بہ خود پھیلے گا۔

عبد مصطفی

دل آزاری

پہلے علما حق بیانی کو ترجیح دیتے تھے، اَب حق بیانی پر لوگوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔
یہ جو نئی پود آرہی ہے(الا ماشاءاللہ)،اس نے تو مذہب و مسلک ہی یہ بنالیا ہے کہ:
کسی کی دل آزاری نہیں کرنی۔
یاد رکھیے!جو عالم "صِرف" یہ سوچ کر لکھتا اور بولتا ہے کہ:
"میں نے کسی کی دل آزاری نہیں کرنی۔"

وہ حق بیانی سے محروم ہوجاتا ہے،اور منافقت و مداہنت اس کے رَگ و پے میں سرایت کرجاتی ہے۔
دین دار عالِم وہی ہے جو دینِ حق کو، بیان کرنے کے لیے حق گوئی سے کام لے، پھر چاہے لوگوں کی دل آزاری ہو یا دل جوئی۔

فقیہِ اعظم مولانا محمد شریف کوٹلوی رحمہ اللہ ایک جگہ تقریر کرنے گئے تو اُنھیں کہا گیا:
حضرت!کسی کے خلاف تقریر نہیں کرنی، تاکہ کسی کی دل آزاری نہ ہو۔
آپ نے فرمایا:کس موضوع پر کرنی ہے؟
کہا گیا:نماز،روزے اور اصلاحِ معاشرہ پر۔
آپ نے فرمایا:
نماز پر تقریر کرتے ہوئے جب بے نمازی کی سزائیں بیان کروں گا،اور کہوں گا جو نماز نہیں پڑھتا وہ مجرم اور مستحقِ عذاب ہے، تو تقریر اختلافی ہوجائے گی؛ جس سے بے نمازیوں کی دل آزاری ہوجائے گی۔
اسی طرح اصلاح معاشرہ کرتے ہوئے جب جھوٹوں، رشوت خوروں، خائنوں، بددیانتوں کی مذمت کروں گا تو اُن کی دل آزاری ہوجائے گی؛اب بتائیں میں کیا کروں!!

علامہ قاری لقمان شاہد حفظہ اللہ

بغیر خون بہائے امن قائم نہیں ہو سکتا

کچھ لوگوں کو لگتا ہے کہ ایک کمرے میں دس بیس لوگوں کے بیٹھ کر بات کرنے سے امن قائم ہو جائے گا،
کچھ سمجھتے ہیں کہ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی آپس میں ہیں بھائی بھائی کا جاپ جپنے سے امن آئے گا،
اور کچھ ایسے ہیں جو جلسے اور جلوس سے امن قائم کرنا چاہتے ہیں؛ لیکن
"بغیر خون بہائے امن قائم نہیں ہو سکتا"

جب تک ظالموں، قاتلوں، فسادیوں کا خون نہیں بہتا تب تک امن کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔
یہ کیسے ممکن ہے کہ مظلوموں کے ساتھ انصاف کیے بغیر امن قائم کیا جائے؟
جب لوگوں کو کیڑے مکوڑوں کی طرح قتل کیا جا رہا ہو تو بغیر قاتلوں کا خون بہائے، کیسے امن قائم ہو سکتا ہے؟

"امن قائم کرنے کے لیے خون بہانا ضروری ہے"

عبد مصطفی

مظلوم مسلمانوں کی مدد

اللہ تعالی مظلوم مسلمانوں کی مدد کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَاۚ وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّاۚ وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِیْرًاؕ

"اور تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں جنگ نہیں کرتے حالانکہ کئی بے بس مرد اور عورتیں اور بچے ایسے ہیں جو فریاد کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کوئی حمایتی بنا دے اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کوئی مددگار بنادے"

(سورۃ النساء:75)

کئی علاقوں میں مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں لیکن امت مسلمہ خاموش کھڑی ہے۔

آج اپنے بھائیوں پر ظلم ہوتا دیکھ کر ہم اسے ان دیکھا کر رہے ہیں، آنے والے کل کو ہماری باری بھی ہو سکتی ہے۔

بڑے حیرت کی بات ہے کہ ابھی بھی کچھ مسلمانوں کو لگتا ہے کہ بغیر جنگ کیے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا، بنا کسی کو تکلیف پہنچائے امن قائم ہو جائے گا۔

ایسا سوچنے والے اصل میں نہیں چاہتے کہ ان کے بچے یتیم ہوں، ان کی بیویاں بیوہ ہو جائیں یا کسی پیارے کی جان چلی جائے، ایسی بزدلی بھری باتیں کرنے کا صاف یہی مطلب ہے۔

اللہ تعالی ہمیں اپنے مظلوم بھائیوں اور بہنوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عبد مصطفی

جہاد سے دوری

امام سیوطی لکھتے ہیں کہ امام طبرانی نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ جو قوم جہاد کو ترک کر دیتی ہے، اللہ اس پر عذاب بھیجتا ہے۔

امام بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب لوگ دنیاداری، مال اور کھیتی باڑی میں منہمک ہو جائیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کو ترک کر دیں تو اللہ تعالی ان پر مصیبتیں نازل فرماتا ہے اور جب تک وہ اپنے دین کی طرف رجوع نہ کریں وہ مصیبتیں ان سے دور نہیں کرتا۔

(در منثور، ج1، ص249 بہ حوالہ تبیان القرآن، ج1، ص763)

عبد مصطفی

جہاد سے نفرت

غیر مسلموں کے پیٹ میں تو جہاد کے نام سے درد اٹھتا ہی ہے لیکن اب کچھ مسلمانوں کے سامنے بھی جہاد کا نام لینے سے ان کا چہرہ بدل جاتا ہے۔

جہاد کی بات کرنے والوں کو اس طرح دیکھا جاتا ہے کہ جیسے وہ کسی دوسری دنیا سے تشریف لائے ہوں۔

جہاد کو ناپسند کرنے والے شاید اپنے آپ کو خطرات سے بچانا چاہتے ہیں اور بہ ظاہر یہی نظر آتا ہے کہ جہاد کو چھوڑ کر اپنی جان و مال کو بچایا جا سکتا ہے لیکن یہ مزید نقصان کا باعث بنتا ہے۔ جب دشمنوں کو پتا چلتا ہے کہ مسلمان اب جہاد چھوڑ بیٹھے ہیں اور امن کے پجاری بن چکے ہیں تو وہ حملہ آور ہو جاتے ہیں، مسلمانوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کر دیتے ہیں، ان کے مال لوٹ لیتے ہیں، ان کے علاقے پر قبضہ کر لیتے ہیں۔

اللہ تعالی فرماتا ہے:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَ هُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَ عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۠

"تم پر فرض کیا گیا خدا کی راہ میں لڑنا اور وہ تمھیں ناگوار ہے اور قریب ہے کہ کوئی بات تمھیں بری لگے اور وہ تمھارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمھیں پسند آئے اور وہ تمھارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے"

(سورۃ البقرۃ:216)

جہاد کسی کو پسند ہو یا ناپسند ہو لیکن حقیقت میں یہی ہمارے لیے بہتر ہے۔

کڑوی دوائی تھوڑی دیر کے لیے طبیعت پر گراں گزرتی ہے لیکن اسی میں شفا بھی ہوتی ہے۔ انجیکشن کے نام سے ہی کتنوں کے دل کی

دھڑکنیں تیز ہو جاتی ہیں مگر بہتری کے لیے ہمت جمع کرنی پڑتی ہے۔

(4) فتاوی رضویہ، ج21، ص220

عبد مصطفی

ماہ صفر

ماہ صفر کے بارے میں جو باتیں عوام میں مشہور ہیں، مثلاً:

ماہ صفر منحوس ہے، اس مہینے میں بلائیں نازل ہوتی ہیں، اس مہینے کے شروع کے تیرہ دن (تیرہ تیزی) بہت بھاری ہوتے ہیں، اس مہینے میں نکاح نہیں کر سکتے اور آخری بدھ کے بارے میں..........

ان سب کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے، حوالے ملاحظہ فرمائیں:

(1) بہار شریعت، ج3، ص659

(2) تفہیم المسائل، ج1، ص382

(3) فتاوی بحر العلوم، ج4، ص141

(5) ایضاً، ج23، ص271

(6) وقار الفتاوی، ج1، ص203

(7) عرفان شریعت، ص41

(8) فتاوی یورپ و برطانیہ، ص316

(9) ماہنامہ اشرفیہ، اکتوبر2018

(10) فتاوی خلیلیہ، ج1، ص82

(11) فتاوی شارح بخاری، ج1، ص385

(12) فتاوی بدر العلماء، ص325

(13) فتاوی امجدیہ، ج4، ص61

(14) ایضاً، ج1، ص97

(15) فتاوی بریلی شریف، ص152

(16) فتاوی مفتی اعظم راجستھان، ص404

(17) فتاوی بحر العلوم، ج5، ص266
(18) ماہنامہ سنی دنیا، نومبر 2017
(19) ماہ صفر کے متعلق غلط فہمی
(20) تفہیم المسائل، ج1، ص381

عبد مصطفی

تجارت اور جھوٹ

جھوٹ کو تجارت کا حصہ سمجھا جانے لگا ہے۔ کچھ لوگوں کو لگتا ہے کہ بغیر جھوٹ کے تجارت ممکن نہیں ہے۔ بازاروں میں دیکھنے کو ملتا ہے کہ کس قدر لوگ اپنے سامان کو بیچنے کے لیے جھوٹ پر جھوٹ بولتے ہیں۔ یہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ بے شک سب سے پاکیزہ کمائی ان تاجروں کی ہے جو بات کریں تو جھوٹ نہ بولیں، جب ان کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کریں، وعدہ کریں تو اس کی خلاف ورزی نہ کریں، جب کوئی چیز خریدیں تو اس میں عیب نہ نکالیں، جب کچھ بیچیں تو اس کی بے جا تعریف نہ کریں، جب ان پر کسی کا کچھ آتا ہو تو اس کو ادا کرنے میں تاخیر نہ کریں اور جب ان کا کسی پر آتا ہو تو وصولی کے لیے سختی نہ کریں۔

(شعیب الایمان، ج4، ص221، ح4854 بہ حوالہ اسلاف کا انداز تجارت)

عبد مصطفی

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو

شیخ ابو بکر ورّاق رحمہ اللہ نے ایک روز اپنی مجلس میں حاضر مریدین سے فرمایا:

اے لوگو! تمھیں بڑی بشارت اور عمدہ کرامت مبارک ہو، وہ یہ کہ نبی کریم ﷺ کسی حال میں اور کسی بھی عزت و جلال والے مقام پر تم کو بھولے نہیں؛ اگر آپ ﷺ نے ایک لمحے کے لیے بھی تمھیں بھولنا ہوتا تو جب آپ مقام ہیبت و جلال میں (شب معراج) اللہ تعالی کے حضور حاضر تھے تو اس وقت بھول جاتے (مگر) آپ ﷺ نے اس وقت بھی تم پر شفقت کرتے ہوئے فرمایا "السلام علینا" ہم سب پر سلام ہو۔

(الفتوحات الربانیہ علی الاذکار النواویہ، ج2، ص221 بہ حوالہ فتاوی منصوریہ، ج1، ص20)

ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے نبی کو ہمیشہ یاد کریں۔ کوئی لمحہ ان کی یاد سے خالی نہ ہو۔

شیخ امام احمد رضا فرماتے ہیں:

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
یاد اس کی اپنی عادت کیجیے

عبد مصطفی

صحاح ستہ اور حضرت امیر معاویہ

صحابیٔ رسول، کاتب وحی، حضرت سیدنا و مولانا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ سے احکام شریعت کے سلسلے میں اصحاب ستہ نے درج ذیل احادیث روایت کی ہیں:

(1) عورتوں کے بالوں میں جوڑا بنانے کی حرمت کی حدیث(بخاری و مسلم)

(2) میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے ہمراہ غالب رہے گا(بخاری و مسلم)

(3) نماز عصر کے بعد نفل پڑھنے سے منع کی حدیث(بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی)

(4) مانگنے میں اصرار اور جھگڑنا منع ہے (مسلم)

(5) یہ بات ہمیشہ قریش میں رہے گی(بخاری)

(6) شراب نوشی کرنے والے کو کوڑے مارنا اور چوتھی بار پینے پر قتل کر دینا (ابو داؤد و ترمذی)

(7) ریشم، سونا اور درندوں کی کھال پہننا منع ہے(ابو داؤد)

(8) امت محمدیہ کا فرقوں میں تقسیم ہونا(ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ)

(9) امام سے پہلے رکوع و سجود کرنے کی ممانعت(ابو داؤد و ابن ماجہ)

(10) شغار کی شادی کرنا منع ہے(ابو داؤد)

(11) انھوں نے رسول اللہ کی طرح وضو کیا (ابو داؤد)

(12) نوحہ گری اور واویلا منع ہے(ابن ماجہ)

(13) لوگوں کے قیام پر راضی ہونا منع ہے (ابو داؤد و ترمذی)

(14) مدح سرائی میں مبالغہ کرنا منع ہے(ابن ماجہ)

(15) ہر نشہ آور چیز کی حرمت(ابن ماجہ و ابو داؤد)

(16) نماز میں سہو و نسیان والے کا حکم(نسائی)

(17) حج و عمرہ میں قران کرنا منع ہے (ابو داؤد)

(18) حج و عمرہ کے بعد بال کاٹنا (بخاری و مسلم)

(19) جماع کے وقت پہنے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھنا اگر اس میں ناپاکی کا اثر نہ ہو (ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ)

(20) دس محرم کا روزہ فرض نہیں ہے (بخاری، مسلم، نسائی)

(21) ہجرت ختم نہیں ہو گی (ابو داؤد)

(22) سونا پہننا منع ہے مگر ٹکڑے ٹکڑے کیا ہوا (ابو داؤد و نسائی)

(23) مبہم کلام سے لوگوں میں مغالطہ پیدا کرنے سے منع کیا گیا ہے (ابو داؤد)

(24) جمعہ اور نفلی نماز کے درمیان کلام یا مسجد سے خروج کر کے فرق کرنا (مسلم و ابو داؤد)

(25) اللہ تعالی ہر گناہ معاف فرما دے گا مگر قتل مومن اور شرک باللہ نہیں (نسائی و ابو داؤد)

(26) سفارش کرو اجر و ثواب پاؤ گے (ابو داؤد و نسائی)

(27) لوگوں کو عورات (ہر چھپانے والی چیز) کا تتبع کرنا مکروہ کام ہے (ابو داؤد و ترمذی)

(28) اللہ تعالی جس بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے (بخاری و مسلم)

(29) لیلۃ القدر رمضان المبارک کی ستائیسویں رات ہے (ابو داؤد)

(30) اذان دینے والے کی عظمت و فضیلت پر حدیث (مسلم و ابن ماجہ)

(31) اذان کا جواب دینا (بخاری و نسائی)

(32) ذکر کے حلقات کی فضیلت (مسلم و ترمذی)

(33) حضرت طلحہ کی فضیلت (ترمذی و ابن ماجہ)

(34) حضور اکرم ﷺ کی تاریخ وصال کہ آپ اس وقت 63 برس کے تھے (مسلم و ترمذی)

(35) فرض نماز کے بعد کی دعا (بخاری و مسلم)

(36) خیر انسان کی فطری عادت ہے (ابن ماجہ)

(37) دنیا میں امتحان اور پریشانی کے سوا کچھ نہیں بچا (ابن ماجہ)

(38) اعمال کی مثال اس برتن کی ہے جس کا نچلا حصہ صاف ستھرا ہو گا تو اوپر والا حصہ بھی (ابن ماجہ)

(39) "ان الذین یکنزون الذھب والفضۃ" یہ آیت کن لوگوں کے حق میں نازل ہوئی (بخاری)

(فتاوی منصوریہ، ج2، ص227)

عبد مصطفی

مخلوط تعلیم (Co-Education)

تعلیم ضروری ہے لیکن تعلیم و تعلم کا جو طریقہ اسکولوں اور کالجوں میں آج کل رائج ہے وہ بالکل درست نہیں ہے۔ بالغ لڑکوں اور لڑکیوں کو ایک ساتھ بٹھایا جاتا ہے، پردہ نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی، دیکھنے اور بات کرنے کی آزادی ہوتی ہے؛ یہ سب باتیں فتنوں کی جڑ ہیں۔

افسوس ہے ان مسلمانوں پر جو اپنی بیٹیوں کو اسکولوں اور کالجوں کے گندے ماحول میں بھیج کر ان کی زندگیوں کو تباہ کرتے ہیں۔

بالغ لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم (Co-Education) سراسر ناجائز و حرام ہے کیوں کہ بالغ لڑکیوں کا اجنبی مرد سے پردہ ہے اگرچہ وہ استاد ہی ہو اور اسی طرح بالغ لڑکوں کا بالغہ اجنبیہ عورت سے پردہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مومن کا عورت کے محاسن کی طرف نظر کرنا شیطان کے زہر سے بجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے جو اللہ عزوجل کے خوف اور ثواب کی امید سے عورت کی طرف دیکھنے سے باز رہا تو اللہ عزوجل اسے ایسی عبادت عطا فرمائے جس کی لذت وہ پائے گا۔

(حلیۃ الاولیاء، ج6، ص101 بہ حوالہ فتاوی یورپ وبرطانیہ، ص474)

عبد مصطفی

اچھا لکھیے

جو لکھنا جانتے ہیں انھیں کوشش کرنی چاہیے کہ اچھا لکھیں تاکہ دوسرے بھی اسے پڑھ کر سمجھ سکیں۔ کچھ لوگ ایسا لکھتے ہیں کہ خود سمجھ سکیں، بس کاغذ پر قلم کو جیسے تیسے رگڑ دیتے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ کا خط موصول ہوا جس میں "بسم اللہ" کا "سین" رہ گیا تھا۔ حضرت عمر نے جوابی خط میں لکھا کہ "اپنے کاتب کو کوڑے لگاؤ" چناں چہ حضرت عمرو بن عاص نے اسے کوڑے لگائے۔

(مناقب امیر المومنین عمر بن الخطاب، ص125)

حضرت عمر فرماتے کہ سب سے خراب تحریر وہ ہے جو لمبی ترچھی ہو اور سب سے بہترین لکھائی وہ ہے جو بالکل واضح ہو۔

(الجامع الاخلاق الراوی، ج1، ص262 بہ حوالہ فیضان فاروق اعظم)

ویسے آج کل تو ٹائپنگ کا دور ہے، کاغذ اور قلم کا استعمال کم ہوتا جارہا ہے، سب آن لائن ہی ہو جاتا ہے، اس میں لکھائی لمبی ترچھی تو نہیں ہوتی لیکن اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ کوئی حرف رہ نہ جائے۔

عبد مصطفی

توند

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک توند والے (یعنی پیٹ باہر نکلے ہوئے) شخص کو دیکھا تو پوچھا:

ماھذا؟

"یہ کیا ہے؟"

اس نے کہا کہ "یہ اللہ کی طرف سے برکت ہے۔"

آپ نے فرمایا: "یہ برکت نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے عذاب ہے۔"

(مناقب امیر المومنین عمر بن الخطاب، ص194)

حضرت فاروق اعظم فرماتے ہیں:

اے لوگو! اپنے آپ کو توند والا ہونے سے بچاؤ یعنی کھانے پینے کے سبب اپنا پیٹ بڑا ہونے سے بچاؤ کیوں کہ موٹاپا تمھارے وجود کو خراب کرنے والا، بزدلی کو پیدا کرنے والا، نماز میں سستی دلانے والا ہے اور تم پر ضروری ہے کہ کھانے پینے میں احتیاط سے کام لو کیوں کہ کھانے پینے میں میانہ روی جسم کو درست رکھتی ہے، اسراف سے بچاتی ہے۔

(انظر: فیضان فاروق اعظم، ج2، ص382)

اگر آپ توند والا نہیں بننا چاہتے تو اپنے کھان پان پر توجہ دیں۔ زیادہ کھانا اور زیادہ آرام، دونوں سے بچیں اور اپنے آپ کو "فِٹ" رکھیں۔

عبد مصطفی

زبردستی کا نکاح

ایک عورت کو یہ کَھٹکا محسوس ہوا کہ اُس کا وَلی (والد، بھائی، چچا وغیرہ) ایسی جگہ اس کا نکاح کر دے گا جہاں اُسے پسند نہیں۔
تو اُس خاتون نے دو انصاری بزرگوں کی طرف پیغام بھیجا (کہ میری مدد کرو، میں وہاں شادی نہیں کرنا چاہتی)۔

انھوں نے کہا:
تم ڈرو نہیں، حضرت خَنْسا بِنت خِذام رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے والد نے اُن کا نکاح، اُن کی مرضی کے خلاف کیا تھا جسے رسولِ پاک ﷺ نے مُسترد کر دیا۔
(تو پھر انھوں نے اپنی پسند کے شخص حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کر لیا)
(انظر: صحیح البخاری، رقم 6969)

اللہ کرے ایسے بزرگ آج کی بیٹیوں، بہنوں کو بھی میسر آ جائیں!!

آج کل تو کوئی لڑکی بھول کر بھی اپنے چچا، تایا، ماموں، خالو وغیرہ سے کہہ دے کہ میں وہاں شادی نہیں کرنا چاہتی جہاں میرے گھر والے کر رہے ہیں؛ تو اس بے چاری کی شامت آ جاتی ہے۔
اور تو اور، اگر کوئی لڑکی کسی مذہبی رہنما: عالم، مفتی، پیر، امام وغیرہ کے سامنے اپنا عریضہ پیش کر دے تو وہ بھی اس کی مدد کرنے کے بجائے، اُسے قائل کرنے میں دلائل کے انبار لگا دیتے ہیں۔

اللہ کرے ہم اُسوۂ رسول و عمل صحابہ سے یہ سبق بھی سیکھ جائیں کہ مرضی سے شادی کرنا لڑکی کا حق ہے۔
اسے اس کا حق دلوانا چاہیے نہ کہ حق چھیننے میں مدد کرنی چاہیے۔

علامہ قاری لقمان شاہد حفظہ اللہ تعالی

عورت نے صحیح کہا

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے ارشاد فرمایا:
عورت کا حق مہر چالیس اوقیہ سے زیادہ نہ کرو ورنہ جو زیادہ ہو گا اسے بیت المال میں جمع کر دیا جائے گا۔

ایک عورت بولی:
اے امیر المومنین! یہ آپ کیا فرما رہے ہیں حالانکہ قرآن پاک میں تو اللہ تعالیٰ یوں ارشاد فرماتا ہے کہ اگر تم ایک بی بی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو اور اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔

یہ سن کر آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے ارشاد فرمایا:
"عورت نے صحیح کہا اور ایک مرد نے خطا کی۔"

(کنز العمال، کتاب النکاح، ج8، ص226، ح45792 بہ حوالہ فیضان فاروق اعظم)

اللہ اکبر! یہ تھے اللہ والے جو اصلاح کے درمیان نفس کو حائل نہیں ہونے دیتے تھے۔ آج تو حالات یہ ہیں کہ اگر کسی کو اس کی غلطی بتائی جائے تو بجائے فوراً اپنی اصلاح کرنے کے، پہلے یہ دیکھتا ہے کہ اسے غلط کہنے والا ہے کون اور پھر اگر وہ چھوٹا ہو تو اسی پر برس پڑتا ہے۔

خامیاں بتانے والا کوئی بھی ہو، اس سے مطلب نہیں بلکہ اس کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے آپ کو آگاہ کیا ورنہ کیا معلوم کہ وہ خامیاں آپ کو کہاں کتنا نقصان پہنچا دیتیں۔

عبد مصطفی

عورتوں کی باتیں

مانیں یا نہ مانیں لیکن عورتوں کی باتیں بہت خطر ناک ہوتی ہیں! جو لوگ ہمیشہ عورتوں کی کہی پر چلتے ہیں وہ تباہی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر عورت کی ہر بات غلط ہوتی ہے لیکن اکثر باتیں ایسی ہوتی ہیں جن پر عمل کرنے سے دو لوگوں، گھروں بلکہ ملکوں میں بھی جنگ چھڑ سکتی ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کی رائے کی مخالفت کرو (یعنی وہ جو کہیں اس کا الٹ کرو) کیوں کہ ان کی مخالفت میں برکت ہے۔

(کنز العمال، ج3، ص350، ر8769)

اس سے یہ ثابت کرنا مقصود نہیں ہے کہ تمام عورتوں کی تمام باتیں ناقابل قبول ہیں بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ اکثر باتیں درست نہیں ہوتیں۔ اس کی تائید ایک دوسری روایت سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ اہم معاملات میں اپنی عورتوں سے بھی مشورہ لیا کرتے تھے، بسا اوقات آپ ان کی بات میں کوئی اچھائی دیکھتے جو آپ کو اچھی لگتی تو اس پر عمل کرتے۔

(ایضاً)

عورتوں کی باتیں سنیں لیکن سوچ سمجھ کر عمل کریں۔ کئی لوگوں نے اپنی بیوی کی اندھا دھند پیروی میں اپنے ماں باپ تک کو چھوڑ دیا اور کئیوں کی تو یہ حالت ہو جاتی ہے کہ آخر میں خودکشی کر بیٹھتے ہیں۔ اگر بیوی کوئی اچھی بات کہتی ہے تو قبول کریں ورنہ مخالفت سے بالکل نہ ڈریں۔ عورتوں کو بھی چاہیے کہ سوچ سمجھ کر اور آگے پیچھے کا سوچ کر مشورہ دیں۔

عبد مصطفی

میرا شوہر کیسا ہو؟

ہر لڑکی کی اپنے ہونے والے شوہر کے بارے میں کچھ نہ کچھ خواہشات ہوتی ہیں، کچھ سپنے ہوتے ہیں کہ وہ کیسا ہونا چاہیے۔

پہلے لڑکیوں کی سوچ الگ تھی لیکن اب فلمیں دیکھ دیکھ کر، بازاروں میں گھوم گھوم کر لڑکیوں کا دماغ خراب ہو چکا ہے اور ان کی پسند کو بھی لقوہ مار چکا ہے۔

ابھی آپ دیکھیں تو لڑکیوں کو ایسا شوہر چاہیے جو سٹائلش (Stylish) ہو، داڑھی وغیرہ نہ ہو،

بھلے ہی ایک لاکھ روپے اور ایک گاڑی لے لیکن کنوارا ہو تاکہ پورا پورا پیار دے سکے، فلمیں دکھانے لے جائے، لانگ ڈرائیو (Long Drive) پر لے جائے، میلوں ٹھیلوں میں گھمائے اور پردے کی بالکل بات نہ کرے۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کی وجہ سے لڑکیوں کی اور ان سے جڑے لوگوں کی زندگی بدحال ہو رہی ہے۔

امام غزالی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ (جب کسی لڑکی کے پاس نکاح کا پیغام آئے تو وہ) اپنے گھر کے قابل اعتماد مرد کو کہے کہ وہ پیغام دینے والے لڑکے کے دین، عقیدے، صاحب مروت ہونے اور وعدے کا پکا ہونے کے متعلق معلومات حاصل کرے،

اور یہ معلوم کرے کہ وہ پابندی سے باجماعت نماز پڑھتا ہے یا نہیں،

اور یہ کہ وہ اپنے کاروبار اور تجارت میں مخلص ہے یا نہیں،

اور اس کے دین اور سیرت کو دیکھے، مال، دولت اور شہرت کو نہیں۔

(انظر: آدابِ، مترجم، ص47)

یہ باتیں آج کل نہیں دیکھی جاتیں بلکہ پہلا سوال یہ ہوتا ہے کہ لڑکا کتنا کماتا ہے؟

اللہ تعالی ہمیں صالحین کی اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔

عبد مصطفی

ABOUT US

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the aim to Propagate Quraan And Sunnah through Electronic and Print Media.

Search Abde Mustafa Official on Internet for more details.

Find us on social media networking sites (Facebook, WhatsApp, Instagram, YouTube and Telegram etc.)
by searching "Abde Mustafa Official"

Visit : abdemustafa.in

Email : abdemustafa78692@gmail.com
WhatsApp No.: +919102520764

OUR OTHER PAMPHLETS